اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۰) مطبوعہ ۹ مارچ ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ پیشگی [illegible] عہ

قیمت بعد [illegible] معہ محصول ڈاک [illegible]

قیمت ۱۰ کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی [illegible]

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی [illegible] ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جاوے گی

ایڈیٹوریل

مسز اینی بیسنٹ [illegible] عام [illegible]

[illegible] بسنٹ [illegible] ہندوستان [illegible] شہروں [illegible] تھیوسوفی پر لکچر دیتی پھرتی ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے ہندو مذہب کی بہت تعریف کرتی اور اپنے کو ہندو ظاہر کرتی ہیں [illegible] کے بیٹے میں [illegible]

تھیں اور [illegible] ہندوستان [illegible] ریاض ہند لکھتا ہے کہ انہوں نے [illegible] کیا۔ ویسا ہی ہندوؤں اور بنگالیوں نے ان کو ہندی اور بنگلہ زبان میں ایڈریس [illegible] ہندو [illegible] نے بھی ان کو [illegible] [illegible] سے جیسا چاہا [illegible] صاحب نے [illegible] پتل [illegible] پرشاد وغیرہ بھی خوب چکھے۔ اور اپنے [illegible] کو ہندو [illegible]

[illegible] ریاض ہند [illegible] وہ ہندو [illegible] ہندوؤں نے ان کو اپنے [illegible] شامل کر لیا۔ اگر کوئی غیر مذہب کا آدمی ہندو ہو سکتا ہے تو [illegible] وہ تقریر جو انہوں نے [illegible] میں کی تھی [illegible] اس کو پہنچا [illegible] ہندو مذہب میں کوئی غیر مذہب کا آدمی نہیں شریک کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی لئے ان سے کوئی مجرمانہ فعل بھی سرزد نہیں ہوگا۔ غلط ہو جاتی ہے۔ اور اگر یہ تقریر صحیح ہے تو مسز بیسنٹ ہندو نہیں ہو سکتیں [illegible] تمام [illegible] اخبار [illegible] ہندوستانی [illegible] ہے +

[illegible] ہندوؤں کو [illegible]

مطلب برآری کے لئے خوش کر دینے کے واسطے ان کا اپنے کو ہندو [illegible] انگلینڈ میں [illegible] پیکر کھانا کوئی مشکل بات نہیں ہے ان کاموں کے کرنے سے کوئی شخص ہندو نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ سب چیزیں ہندوؤں کو پھسلانے اور ان کو اپنا معتقد بنانے کے لئے کی جاتی ہیں [illegible] بسنٹ بائی حقیقت میں ہندو عقیدہ نہیں رکھتیں [illegible] [illegible] کی شاگرد ہیں [illegible] ساتھ [illegible] کام [illegible] کیا [illegible] دانا [illegible] بسنٹ بائی صاحبہ [illegible] باوجود ان سب باتوں کے [illegible] ہندوؤں نے ان [illegible] نام دیا ہے [illegible] اس سے معلوم ہو سکتا ہے [illegible] میں کسی محض انسان کو دیوتا [illegible] کا درجہ حاصل کر لینا ایسا سہل اور ایک معمولی بات ہے +

مسز بیسنٹ کے [illegible] ہونے کا یہ سبب ہے کہ ان کا ایک بچہ بیمار ہوا اور سخت تکلیف میں مبتلا ہوا تو انہوں نے خیال کیا کہ اگر خدا ہے تو [illegible] چھوٹے بچوں کو کیوں تکلیف [illegible] اس سے [illegible] نکالا کہ کوئی خدا نہیں +

ایک مقام پر اُنہوں نے گھڑی ہاتھ میں لے کر کہا کہ اگر کوئی خدا ہے تو مجھ کو پانچ منٹ کے اندر ہلاک کر دے۔ جناب والا ہم پوچھتے ہیں کہ کیا خدا کی ہستی کے لئے ایسی طفلانہ دلائل قابل تسلیم ہو سکتی ہیں؟

سچ تو یوں ہے کہ ممالک یورپ و امریکہ عجیب مُتوہم خیز خطے ہیں۔ جہاں کے بعض تاڑ بازوں نے ہندوستانیوں کو بھولے بھالے اور سیدھے سادے سمجھ کر ہر طرح کا روپ حسب موقع و ضرورت بھر کر روپیہ طلب کرنا شروع کر دیا۔ کوئی محمدی بنکر آتا۔ اور ہندی محمدیوں سے بوجہ تعلیم و تواضع کے ساتھ روپیہ کھینچ لے جاتا ہے۔ اور کوئی اپنے کو ہندو ظاہر کرکے اپنا کام نکالتا ہے۔ چنانچہ ہندوستان کے اہل اسلام کا چالیس ہزار روپیہ امریکہ کو شیخ ویب کی خدمت میں علاوہ اُس روپیہ کے جو وہ اپنے ساتھ لے گئے بھیجا جا چکا ہے۔ تاہم وہ برابر چندہ طلب کر رہے ہیں۔ اِس پر بمبئی کا اسلامی اخبار معین الملت سخت ناراضی ظاہر کرتا اور شاکی ہے۔ کہ چندہ جمع کیا جاتا ہے۔ اور یہہ نہیں بتلایا جاتا کہ کس کام پر صرف ہوا۔ وہ لکھتا ہے کہ اگر یہی حال رہا تو چندہ جمع کرنا فضول ہے۔ اور چندہ دینے والے بھی صاف انکار کر جائیں گے۔ آخر نو مسلم بھائی بھیکھ ہی مانگ کر اپنی گذران کرتے ہیں +

لکھنؤ کے اسلامی اخبار آزاد نے بھی اِس امر کے متعلق اپنا خیال ظاہر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ انگلینڈ اور امریکہ میں لوگوں کا مسلمان ہونا تو خوشی کی بات ہے۔ مگر جو بات اس معاملہ میں کبھی کبھی ہم کو کھٹک جاتی ہے وہ یہہ ہے۔ کہ اکثر ولایتی نو مسلم بھائی ہم سے چندہ کی فرمایش کر بیٹھتے ہیں (مسلمان ہونے کا اور مقصد ہی کیا ہے؟) ہندوستان اور خصوصاً ہندوستان کے مسلمانوں کے افلاس کی حالت جو کچھ ہے۔ ظاہر ہے ہم کو خود ہندوستان میں ہی روپیہ کی اس قدر حاجت ہے۔ کہ ہماری قوم کے بڑے بڑے آدمی بھیکھ مانگنے پر مستعد ہو گئے ہیں۔ اور اُن کو کافی روپیہ نہیں مل سکتا جب ہمارے پاس اتنی دولت نہیں۔ کہ ہم اپنی ذاتی اور ہندی مسلمانوں کی ضرورتیں پوری کر سکیں۔ تو ہم اتنی دور کے بھائیوں کی کیا مدد کر سکتے ہیں؟

اگر غیر ممالک میں شہرت و ناموری کی چاٹ سے ہندوستان کے ذی مقدرت لوگوں کو آج اپنی فیاضی دکھلانے پر آمادہ کیا۔ تو اہل وطن جس قدر اب اعانت پاتے ہیں اُس سے بھی محروم رہ جائیں گے +

ہری چرتر

یا

آدگرنتھ اور بیبل کا مقابلہ

یہہ نادر کتاب جو فی الحال مطبع امریکن مشن لودھیانہ میں اول مرتبہ چھپی ہے آدگرنتھ اور بیبل کے درمیان عجیب مطابقت ظاہر کرتی ہے۔ اِس کے مولف روشن ضمیر پنڈت والجی بھائی گجراتی نے سوال و جواب کے طور پر ہر ایک مذہبی تعلیم کو جو مسیحی مذہب کے متعلق ہے آدگرنتھ اور بیبل کے اشلوک اور آیات سے مطابق کرکے دکھلایا۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ نانک صاحب کی تعلیم کا ماخذ کیا ہے۔ اُس کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ نانک صاحب کا مذہب ہری مذہب یا بھگتی پنتھ کہلاتا ہے۔ وہ ۱۴۶۹ء میں پیدا ہوئے۔ اور اس مذہب کی منادی اُنہوں نے ۱۴۹۵ء میں کرنی شروع کی۔ اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ نانک صاحب ویدانتی تھے۔ لیکن یہہ بالکل نادرست ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے ہندو اور محمدی مذاہب کو ترک کیا اور ہندو دیوتاؤں اور اوتاروں کو اور وید اور پران کو جھٹلایا ہے۔ ہم کو آدگرنتھ سے معلوم ہوتا ہے کہ نانک صاحب ایک دانا اور خدا پرست شخص تھے۔ اُنہوں نے سادھوؤں اور گروؤں کے بہت سے بھیکھ پہنے اور سچائی کی تلاش میں بحالت تشنگی و گرسنگی صحرا نورد رہے۔ اور آخرکار ست گرو ہری ابن اللہ سے آگاہ ہوئے اور دل و جان اُس کی پرستش شروع کی۔ اُنہوں نے فی الحقیقت اپنے گناہوں سے توبہ کی اور اُن کا اقرار کیا۔ نانک صاحب اور اُن کے پیرو بھی ہمیشہ اپنے گناہوں کا اقرار کرتے اور قبول کرتے ہیں کہ اُن میں کوئی ایسی نیکی نہیں ہے جس سے وہ نجات کے مستحق ہو سکیں۔ اور یہہ بھی آدگرنتھ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنے نیک کاموں کے سبب سے نجات نہیں پا سکتا (بشرطیکہ وہ خدا سے فیصلہ کئے جاویں)۔ لیکن وہ صرف ہری ابن اللہ کی معرفت کے وسیلے نجات پا سکتا ہے۔ آدگرنتھ میں ہندو اور محمدیوں کو یکساں بتلایا ہے اور اُن کو بڑی ملامت کی گئی ہے۔ آدگرنتھ کے لکھنے والوں نے ہندو اور محمدیوں کو یکساں شمار کیا ہے۔ اور ہندوؤں کے دیوتاؤں کا بھی ذکر کیا ہے۔ مثلاً اُس میں ایسے نام ہندوؤں کے دیوتاؤں کے پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ گوپال۔ لال گوپال۔ گووند۔ دمودر وغیرہ۔ لیکن یہہ بالکل خیال نہ کرنا چاہئے کہ اُن کی پرستش واجب ہے +

نانک صاحب نے نہ صرف اکثر آدگرنتھ میں ہندو دیوتاؤں اور اوتاروں کی پرستش سے منع کیا ہے۔ بلکہ یہہ بھی صاف ظاہر کیا ہے کہ منجملہ دیوتاؤں میں کوئی نجات دینے کی قدرت نہیں رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ مایا کے بس میں گرفتار ہو گئے۔ بلکہ مغلوب ہو گئے۔ وہ فقیر میں ہند دیوانے ہیں۔ وہ ویسے بخوبی واقف نہیں۔ وہ سب غلاف میں ہیں۔ مثلاً اندرا اور دیگر دیوتا رونے ہیں۔ وہ سب بیمار ہیں۔ اُن سب پر مایا غالب ہو گئی ہے۔ برہما اور وشنو ہندو دیوتا ست گرو کی پرستش سے ناواقف ہیں۔ اِن باتوں سے علاوہ آدگرنتھ میں ہندو دیوتاؤں کی نالیاقتی۔ اور اُن کی پرستش نہ کرنے۔ اور اس بابت میں کہ اُن کے ذریعہ کسی کو نجات نہیں مل سکتی صاف بیانات پائے جاتے ہیں۔ اِس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جو نام ہندو دیوتاؤں کے اُنہوں نے لکھے ہیں خدا سے منسوب ہیں اور ہری کی صفت و ثنا ظاہر کرتے ہیں +

غور طلب

ساری باتوں کو آزماؤ بہتر کو اختیار کرو۔ ہر ایک بدی کی صورت ہی سے بھی دور رہو + (تسلونیقیوں ۵: ۲۱ و ۲۲)

مراسلات

بقیہ تنقیح مباحثہ

بقیہ نمبر ۳ مسئلہ نجات

امر اول

نجات اپنے اعمال سے ہے یا خدا کے فضل سے؟

اور صرف یہہ معلوم ہوا کہ الہام اور مکاشفات فقط اگلے رسولوں ونبیوں پر اور محمد صاحب پر محدود ہیں اور کسی کو اس حد کے اندر قبول نہیں کیا ہے نہ الہاموں نہ خوابوں کو اگرچہ مقلد لوگ اُن کو بھی الہٰہ منسوب کرتے ہیں۔ دیکھو سورہ نسآ۔ آیت ۱۶۲۔ اور ضروری معاملات جن پر اختلاف رائے ہو جاوے اُنکے انفصال کے لئے الہاموں اور مکاشفوں کے انتظار کی ہدایت نہیں بلکہ ایسی تحقیقات کی یہہ راہ بتلائی گئی ہے (سورہ نسآ رکوع ۸ آیت ۵۰ - اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ اور اُن کا جو اختیار والے ہیں تم میں۔ (یعنے بادشاہوں اور قاضیوں کا) پھر اگر جھگڑ پڑو کسی بات میں تو اُس کو رجوع کرو اللہ اور رسول کی طرف اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہہ خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا) قطع نظر اس سے قرآن میں اگرچہ جہاں نیک کاموں کی ہدایت ہے وہاں اُنکے ساتھ اجر کی بھی بشارت ہے جس سے یہہ حاصل ہوتا ہے کہ بشارت خواہ اس دنیا کی زندگی میں ہو خواہ آخرت میں وہ حوروں والے بہشت کی بشارت ہے۔ نہ کہ الہاموں اور خوابوں کی۔ جیسے سورہ شوریٰ رکوع ۳۔ آیت ۲۱ و ۲۲ میں مذکور ہوا ہے کہ جو یقین لائے اور بھلے کام کئے باغوں میں ہیں بہشت کے۔ اُن کو ہے جو چاہیں اپنے رب کے پاس۔ یہی ہے بڑی بزرگی۔ یہی ہے جو بشارت دیتا ہے (یبشر) اللہ اپنے بندوں کو جو یقین لائے اور کام کئے اچھے۔ پس میں نہیں سمجھتا ہوں کہ مرزا صاحب والے معنے قرآن سے ثابت نہیں ہوتے۔ وہ بشارت بہشت سے متعلق ہے نہ کہ خوابوں یا الہاموں کے۔ اور اس لئے یہہ آیت جو مرزا صاحب نے نجات کی علامت کے لئے پیش کی تھی کوئی علامت نہیں جس کو نجات یافتہ اس زندگی میں محسوس کر سکے ✦

دوسری علامت نجات یافتہ کی مرزا صاحب نے سورہ فصلت آیت ۳۰ سے پیش کی ہے کہ جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر استقامت اختیار کی اُنکی یہہ نشانی ہے کہ اُن پر فرشتے اُترتے ہیں یہہ کہتے ہوئے وغیرہ۔ یہہ ایک غائب علامت ہے جسکو ہر ایک محمدی ایماندار نے محسوس نہیں کیا اور نہ کرتے ہیں اور پھر کیسے کہ کیا فرشتوں کا یہہ اُترنا اُسی قسم کا ہے جیسا جنگ بدر کے وقت کہا گیا تھا کہ کیا تم کو کفایت نہیں کہ تمہاری مدد پہنچے رب تمہارا تین ہزار فرشتے آسمان سے اُترے۔ البتہ اگر تم استقامت اختیار کرو اور پرہیزگاری کرو اور وے آویں تم پر اُسی دم تو مدد بھیجے تمہارا رب پانچ ہزار فرشتے پلے ہوئے گھوڑوں پر۔ اور یہہ تو اللہ نے تمہارے دل کی خوشی کی اور تا تسکین ہو تمہارے دلوں کو (سورہ آل عمران رکوع ۱۳۔ آیت ۱۲۴-۱۲۶) یہہ نزول فرشتوں کا اور بعد میں جو راویوں نے بیان کئے تھے صرف فرضی باتیں ہیں اگر ہمیشہ کے لئے تھا اور ہر جگہ اور ہر زمانہ کے لئے کہا گیا تو ظاہر ہے کہ غلط ٹھہرا ہے۔ موجود نہیں ہے۔ اور یہہ علامت بیکار ٹھہرتی ہے۔ فرشتوں کے ایسے نزول کی بابت اور بھی دیکھو سورہ انفال۔ آیت ۹ و ۱۰-۱۲ مگر تاکہ آپ یہہ گمان نہ کریں کہ میں اس قرآنی علامت سے کترا رہا ہوں میں اُس کا مساوی انجیل مقدس سے پیش کرتا ہوں۔ ”کیا وے (فرشتے) سب خدمت گذار روحیں نہیں جو نجات کے وارثوں کی خدمت کے لئے بھیجی جاتی ہیں؟“ (عبرانیوں ۱: ۱۴) ”خداوند کا فرشتہ اُن کی چاروں طرف جو اُس سے ڈرتے ہیں خیمہ کھڑا کرتا ہے اور اُنہیں بچا رکھتا ہے“ (زبور ۳۴: ۷)۔ اس سے بڑھکر ایک اور علامت ہے جس سے خدا اپنے بندوں پر ٹھہراتا ہے اور جس کی تاثیروں کو وہ اپنی زندگی میں محسوس کر سکتے ہیں۔ دیکھو نامہ رومیوں ۸: ۱۴-۱۷۔ ”جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے ویسے ہی خدا کے فرزند ہیں۔ کہ تم نے غلامی کی روح نہیں پائی کہ پھر ڈرو۔ بلکہ لیپالک ہونے کی روح پائی جس سے ہم ابا یعنے اے باپ پکار پکار کر کہتے ہیں۔ وہی روح ہماری روح کے ساتھ گواہی دیتی کہ ہم خدا کے فرزند ہیں اور جب فرزند ہوئے تو وارث بھی یعنے خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے شریک“۔ یہہ تھی علامت جسکو نجات یافتہ اپنی زندگی میں محسوس کر سکتا ہے اور اپنی میراث آسمانی کی بابت کامل تسلی پاتا ہے ✦

تیسری علامت مرزا صاحب نے سورہ بقر آیت ۱۸۶ سے پیش کی ہے کہ ”جب میرے بارے میں سوال کریں تو اُن کو کہہ دے کہ میں نزدیک ہوں“ یعنے جب وہ لوگ جو اللہ رسول پر ایمان لائے ہیں یہہ پتا پوچھنا چاہیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا عنایت رکھتا ہے جو ہم سے مخصوص ہوں اور غیروں میں نہ پائی جاویں تو اُن کو کہدے کہ میں نزدیک ہوں جب کوئی دعا کرنے والوں میں سے جو تم میں دعا کرے دعا کرتے میں تو میں اُس کا جواب دیتا ہوں۔ اُس کا مساوی دیکھو انجیل میں۔ ایمانداروں کے درمیان قربت الٰہی کا کثرت سے اظہار کیا گیا ہے مسیح خداوند نے فرمایا کہ ”اگر تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لئے میل کر کے دعا مانگیں وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے اُن کے لئے ہوگی۔ کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں وہاں میں اُنکے بیچ ہوں“۔ (متی ۱۸: ۱۹) اس نزدیکی کی وجہ سے ایماندار اور بے ایمان میں بڑا فرق رکھا گیا ہے۔ چنانچہ پولوس رسول کی معرفت یہہ ظاہر کیا گیا کہ ”ایماندار کا بے ایمان کے ساتھ کیا حصہ ہے؟ اور خدا کی ہیکل کو (یعنے اُن وجودوں کو جو خدا کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں) بتوں سے کونسی موافقت ہے؟ کہ تم تو زندہ خدا کی ہیکل ہو چنانچہ خدا نے کہا ہے کہ میں اُن میں رہونگا اور اُن میں چلونگا۔

اور میں اُن کا خدا ہوں گا اور وے میرے لوگ ہونگے" وغیرہ (۲ قرنتیوں ۶: ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸) پس قرآن والی علامت نجات قرآن کی خصوصیت نہیں ہے۔ انجیل میں یہہ اظہار مقدم ہے +

چوتھی علامت قرآنی نجات کی مرزا صاحب نے سورہ انفال آیت ۹ سے پیش کی ہے۔ کہ "اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرو تو تم میں اور تمہارے غیروں میں مابہ الامتیاز رکھہ دیگا۔ اور اُتار دیگا تم سے تمہارے گناہ"۔ مرزا صاحب نے یہہ نہ بتلایا کہ وہ کیا امتیاز رکھہ دیگا۔ اس آیت کے ماقبل اور مابعد کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امتیاز فتح ہے جو مسلمانوں کو غیروں پر ہوگی۔ مگر انجیل میں روحانی فتح علامت نجات یابندہ کی قرار دی گئی ہے (دیکھو افسیوں ۶: ۱۱-۱۳)

ان چار علامتوں میں سے جو مرزا صاحب نے بیان کی ہیں دوسری اور چوتھی لڑائی کے وقت کے لئے ہیں۔ اور محمد صاحب نے اپنی فتوحات سے اپنے دعوٰی رسالت کا خوب استدلال کیا تھا اور خدا اور فرشتوں کا خوب ساتھ جتایا تھا۔ جیسا سورہ بقر اور سورہ انفال کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور فتح کو ایمانداروں کی نجات بھی علامت قرار دیا تھا اور اللہ کی ہمراہی کا نشان بتلایا تھا چنانچہ دیکھو سورہ انفال آیت ۶۶ و ۶۷ "سو اگر ہوں تم میں سو شخص ثابت غالب ہوں دو سو پر۔ اور اگر ہوں ہزار شخص غالب ہوں دو ہزار پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھہ ہے ثابت رہنے والوں کے"۔ میری دانست میں مرزا صاحب نے نجات یافتہ لوگوں کی علامتیں یونہی قرآن کے مختلف مقامات سے تلاش کی ہیں کیونکہ سچے مسلمان کی نشانیاں تو ایک ہی آیت میں مذکور کر دی گئی ہیں اور وہ آیت یہہ ہے کہ "جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ میں اور جن لوگوں نے جگہہ دی (یعنے نبی کو اپنے درمیان پناہ دی) اور اُس کی مدد کی وہی ہیں مسلمان ٹھیک۔ اُن کو بخشش ہے اور روزی عزت کی" (سورہ انفال آیت ۷۵) +

اب میں اس امر کا اظہار کیا چاہتا ہوں کہ قرآن والی بعض علامتیں کچھہ علامتیں نہیں ہیں اور اگر علامتیں ہیں تو ایسا نشکی ہیں کہ جن لوگوں میں وہ پائی جاویں انجیل کی رو سے وہ لوگ خونی اور رہزن اور خود غرض ٹھہرتے ہیں۔ آسمانی زندگی کا وہ علامتیں ثبوت نہیں ہو سکتیں۔ صرف دنیاوی زندگی کا ثبوت ہیں۔ انجیل مقدس میں صرف ایک علامت نجات یافتہ لوگوں کی بتلائی گئی ہے اور وہ علامت کُل انسانی زندگی پہ حاوی ہے اور معجزوں اور نبوتوں اور زبان دانی اور غیب بینی وغیرہ سے اعلیٰ درجہ رکھتی ہے کیونکہ ہر ایک انسان میں اور ہر زمانہ میں قائم رہ سکتی اور اپنے باطن میں اور دوسروں کی نظروں میں محسوس ہو سکتی ہے۔ اور اپنے قابض کو نجات کا پورا پورا یقین دلا سکتی ہے اُسکا پولوس رسول نے یوں ذکر کیا ہے۔ "اگر میں آدمی یا فرشتوں کی زبانیں بولوں اور محبت نہ رکھوں تو میں ٹھنٹھناتا پیتل یا جھنجھناتی جھانجھہ ہوں اور اگر میں نبوت کروں اور اگر میں غیب کی سب باتیں اور سارے علم جانوں اور میرا ایمان کامل ہو یہاں تک کہ میں پہاڑوں کو سرکا کے دور کروں پر محبت نہ رکھوں تو میں کچھہ نہیں ہوں" ا قرنتیوں ۱۳ باب۔ یاد رہے کہ یہہ وہی محبت ہے جس کا مسیح خداوند نے متی باب ۲۲ آیت ۳۷-۴۰ میں حکم فرمایا ہے۔ اس محبت کی تعریف پولوس رسول نے اس باب میں یوں کی ہے کہ "محبت صابر ہے اور ملایم ہے محبت ڈاہ نہیں کرتی محبت شیخی نہیں مارتی اور پھولتی نہیں۔ بے موقع کام نہیں کرتی خود غرض نہیں۔ غصہ ور نہیں بدگمان نہیں۔ ناراستی سے خوش نہیں بلکہ سچائی سے خوش ہے وغیرہ محبت کبھی جاتی نہیں رہتی پر نبوتیں ہیں تو موقوف ہونگی۔ اگر زبانیں ہیں تو بند ہو جائینگی اگر علم ہے تو لاحاصل ہو جائیگا"۔ یہہ محبت رکھنے والا جانتا ہے کہ میں نجات پا چکا ہوں۔ جیسا یوحنا رسول فرماتا ہے کہ "ہم تو جانتے ہیں کہ ہم موت سے گذر کے زندگی میں آئے کیونکہ ہم بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں" (ا خط ۳: ۱۴) یہہ محبت رکھنے والا اپنے دل میں پوری گواہی محسوس کرتا ہے کہ خدا کے سامنے مجھے کچھہ ڈر نہیں (آیت ۲۱: ۱۹) جو اپنے ہمجنس انسان سے [illegible] دلیل اسبات کی ہے کہ [illegible] محبت رکھتا ہے (ا یوحنا ۴: ۲۰) یہہ وہ علامت نجات یابندہ کی ہے جو روشنی کا زور رکھتی ہے جس میں وہ خود اپنے تئیں دیکھتا ہے اور دوسرے بھی دیکھہ سکتے ہیں۔ اور جس میں یہہ علامت نہو اُس کی بابت لکھا ہے کہ "وہ اندھا اور آنکھیں موندتا ہے" (۲ پطرس ۱: ۹) سو مرزا صاحب قرآن والا قصہ چھوڑو اور اس محبت کا پیچھا کرو تو نجات پاؤ گے۔ اگر آپ کسی کو دیکھیں جو عیسائی کہلاتا مگر یہہ علامت نہیں رکھتا ہے تو جانو کہ وہ نجات یافتہ نہیں ہے۔ اسبات کا تھوڑی دیر بعد پھر ذکر کرونگا۔ بالفعل آپ یہہ ذہن نشین کیجئے کہ بنی آدم کو ایک مذہب دینے سے خدا تعالیٰ کی یہہ غرض نہیں ہے کہ اُس کا ہر ایک پیرو معجزے، نبوتیں کرتا پھرے ایسے تو اتر سے تو ان اعلیٰ انعاموں کا مدعا ضایع ہو جاویگا۔ بلکہ یہہ غرض ہے کہ انسان میں اُس کی پیروی سے وہ پھل لگیں اور اُس کی وہ سیرت ہو جاوے جو اُس کو خدا کی حضوری کے لایق کرے۔ زیادہ تشریح کے لئے دیکھو ا قرنتیوں ۱۲: ۲۸-۳۱۔ گذرے بیان میں میں نے قرآن کے مقابل میں نہ صرف مساوی بلکہ اعلیٰ اور پاکیزہ راہ نجات انجیل مقدس سے پیش کی ہے۔ اب + (باقی آیندہ)

(پادری) جی ایل ٹھاکرداس گجرانوالہ۔

بقیہ

رپورٹ سوسائٹی ترقیخواہ تعلیم و تربیت مسیحیان ہند

پہلے جسقدر جلد اور جتنا زیادہ ہو سکے ڈونیشن اور زرچندہ جمع کرکے جس کے سود سے اُن نادار اور کم بضاعت ہونہار دیسی عیسائیوں طلبہ کو بطور قرض کے روپیہ سے مدد بقدر گنجایش سود کے کیا کرے جو طلبہ صرف اپنی ناداری و کم بضاعتی کے سبب اپنی تحصیل علمی یا اعلیٰ کی تکمیل نہیں کر سکتے ہیں [illegible]

تک نہیں اتنا سرمایہ جمع ہو جاوے جس کے سود سے ہر ایک امیدوار و کم بضاعت طالب علم کی امداد کر سکے تب تک عام قاعدہ امداد کا یہہ رہیگا کہ اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ کو اُس سے کمتر درجہ والے پر اور مساوی درجہ کے تعلیم یافتہ میں سے خاص تعلیم پانے والے یعنی کسی پیشہ کے سیکھنے والے کو عام تعلیم پانے والے پر اور کم مقدار کی امداد چاہنے والے کو زیادہ مقدار کی امداد چاہنے والے پر ترجیح دیجائے۔ لیکن مینیجنگ کمیٹی کسی خاص درجہ کی ضرورت سمجھکر کسی خاص صورت میں خاص رعایت کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔

ہر ایک اُمیدوار امداد کو اگر بالغ ہو تو خود بھی اور نابالغ ہو تو اُس کے قانونی مجاز مربی کو تحریری سارٹیفکٹ امیدوار کی لیاقت علمی اور نیک چلنی اور صحت بدنی اور اس بات کا کہ امیدوار فی الواقع ذہن ہونہار اور تکمیل تحصیل کا خواہشمند اور صرف ناداری یا کم بضاعتی کے سبب اپنی تکمیل تحصیل سے معذور ہے۔ اور کتنی مدت تک تعلیم پانے کا آرزومند ہے اور کتنا روپیہ اُس کی آیندہ تحصیل میں خرچ ہونے کا اندازہ ہے اُسمیں سے کتنے روپیہ کی امداد اس سوسائٹی سے چاہتا ہے اور کون ذمہ دار اس بات کا ہے کہ وہ طالب علم اپنے کمانے کے وقت اپنی کمائی کی حیثیت کے مطابق امدادی روپیہ اصل اور کم سے کم ۴ فیصدی سود اس سوسائٹی کے فنڈ میں واپس دیگا۔ صحت بدنی کی تصدیق ڈاکٹری سارٹیفکٹ سے اور لیاقت علمی کی تصدیق نمبر سارٹیفکٹ یونیورسٹی یا ہیڈ ماسٹر وغیرہ سپرنٹنڈنٹ مدرسہ سے اور نیک چلنی کی تصدیق مقام کے پاسٹر پادری صاحب سے اور باقی امور کی تصدیق سوسائٹی کے کسی ممبر یا مقام کے پاسٹر صاحب ہونا ضرور ہوگا۔ امدادی روپیہ یکمشت نہ دیا جائے گا اور نہ طالب علم یا اُس کے وارثوں یا مربی کو بلکہ اُس سکول یا کالج یا کارخانہ کے مہتمم کے پاس اُسکے ماہوار بل آنے پر اور اُس تحریر کے آنے پر کہ وہ طالب علم اُس مدرسہ یا کارخانہ میں حاضر باش رہتا ہے اور باقاعدہ تعلیم اور تربیت پاتا ہے۔ روپیہ امدادی ماہواری بھیجا جاویگا۔ امداد مذکورہ کے ... سود سے اسکالرشپ ... اور جیب گلاس ... اور کتابیں

وغیرہ علمی درجہ کے امتحان پاس کرنے والوں کو دیکر ترغیب ترقی تعلیم میں کوشش کرنے کا بھی سوسائٹی کا کام ہوگا ◆

دوسرا۔ کام اس سوسائٹی کا یہہ ہے کہ ہر ایک عمدہ ذریعہ سے دیسی عیسائیوں کے ہر ایک خاندان کے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم اور تربیت دینی اور دنیاوی علوم کے احوال دریافت کیا کرے ◆

تیسرا۔ کام اس سوسائٹی کا یہہ ہے کہ جو لوگ اُن میں سے تکمیل تحصیل میں اپنے یا اپنی اولاد و احفاد میں غفلت کر رہے ہیں اُن میں فہمایش اور ترغیب دے کر وہ کوشش اور محنت کر کے جہاں تک ہو سکے اُن علموں اور پیشوں میں ترقی کریں جن میں وہ ترقی کر سکتے ہیں ◆

۱۰۔ حساب زر چندہ سوسائٹی بابت سال گذشتہ

باقی سالہ ۱۸۹۳ء	عام ٹیوشن	عام چندہ	خاص ٹیوشن	خاص چندہ	میزان
	للچے ۵/		۱/	-	للچے ۵/
ڈاکٹر برخوردار خان صاحب اظرف کمیٹی جسیہ پنجاب ۵ نومبر ۱۸۹۳ء	عـہ	.	.	.	عـہ
سود رسید نکر بینک ۱۹ جون ۱۸۹۳ء	ہے ۶/	×	×	×	ہے ۶/
میزان	للعہ ۱۱/	.	۱/	×	للعہ ۱۱/
ڈاکٹر برخوردار خان صاحب اظرف	عـہ	.	.	.	عـہ
کمیٹی جسیہ ۴ دسمبر ۹۳ بطور سود کے ۴ دسمبر ۱۸۹۳ء تک	۴/	.	.	.	۴/
میزان	مالعہ ۱۵/	.	۱	.	للعہ ۱۵/

العبد صفدر علی قایم مقام سکرٹری۔

۱۱۔ اگرچہ یہہ زر سوسائٹی نہایت قلیل ہے۔ تو بھی بندہ نومید نہیں ہے۔ ... کے مقولہ پر امید رکھتا ہے کہ جیسے جیسے مسیحی بھائی اس سوسائٹی کے مقاصد کی اشد ضرورت پر لحاظ کرتے جائیں گے اور یہہ کہ دارومدار اُن اعلیٰ و افضل مقاصد کے حصول کا ڈونیشن اور چندوں کے جمع ہونے پر ہے ویسے ہی ویسے اس اشد ضروری کام میں امداد فرمادیں گے۔ یہہ سچ ہے کہ ہماری قوم ابھی تنگ حال ہے تو بھی اگر کوشش کریں اور کفایت شعاری سے تھوڑا تھوڑا اس کار خیر میں مدد کرنے کے لئے دینے پر کمربستہ ہوں تو بہت کچھ سرمایہ جمع ہو سکتا ہے ◆

الراقـــــم

(بندہ صفدر علی)

ذات کا بندھن

ہندوؤں میں

ہندو لوگ اِس قدر ذات پرست ہیں کہ جس کا کچھ اندازہ نہیں ذات کا بندھن اُن کے لئے سب سے بڑا بندھن ہے یہاں تک کہ اگر وہ غیر ذات کے آدمی کے ساتھ لگ جاویں تو فوراً ناپاک ہوجاتے ہیں اور جب تک کہ وہ اشنان نہ کریں ناپاک رہتے ہیں اپنے چوکے میں غیر ذات کے آدمی کو ہرگز آنے نہیں دیتے۔ کتا بلی۔ اور کوئی دوسرا جانور آجاوے تو کچھ مضایقہ نہیں لیکن اگر ایک غیر ذات والا آدمی چوکے پر چڑھ گیا تو وہ ناپاک ہوگیا اور جب تک وہ گؤماتا کے گوبر سے لیپا نہ جاوے اُن کے مطلب کا نہیں رہتا۔ اُن کی ناپاکی گنگاجل کے چھڑکنے سے بھی دور ہو جاتی ہے ◆

ہندوؤں میں ذات کے کئی بڑے درجے ہیں سب سے بڑا درجہ برہمنوں کا ہے۔ ذات کے بانی یہہ ہی لوگ تھے اور اس لئے اپنے لئے سب سے بڑا درجہ پسند کیا۔ اور ... دوسرا ...

بنا غلام سمجھا - کیونکہ سب سے بڑی خرابی ذات کی خودغرضی ہو اسلئے ان لوگوں نے اپنے مطلب اور غرض کے لئے اپنے خاندان کے علاوہ سب کو متعدد حصہ اور نکمی ذاتوں میں منقسم کردیا - اور اپنے آپ کو سب سے بڑا اور افضل ٹھہراکر اپنی پوجہ کروانے لگے - ہندو لوگ خود کہتے ہیں کہ اُن کی ذات کچا تاگا ہی جو یونہی ٹوٹ جاتا ہی - اگر کسی غیر ذات والے کے ساتھ بھولے سے بھی حقہ یا پانی پیا گیا تو بس ذات ٹوٹ گئی - گنگا جاکر اور بڑی بڑی رسومات بجالاکر پھر ذات میں بحال ہونا پڑتا ہی - ہندوؤں کی عزت حرمت اور بزرگی اُن کی ذات ہی +

ایک بات جس کو اُن کی ذات روا رکھتی ہی چاہے اُن کا ضمیر اور عقل اُس کو خلاف اور بُرا سمجھے لیکن وہ بات ضرور پوری کی جاویگی - اگر بہت سی باتوں کا جو ہندوؤں کی ذات میں مروج ہیں اور وہ خود بھی اُنکے بُرے ہونے کے قایل ہیں بیان کیا جاوے تو یہہ مضمون طول ہو جاویگا - غرضکہ ذات کے بندھن میں پھنسکر ہندو لوگ اپنے ضمیر اور عقل کے خلاف بھی کام کرتے ہیں - اور صرف اس لئے کہ ذات کا رواج اُن کو مجبور کرتا ہی - اگر نہ کریں تو ذات برادری بُرا کہیگی -

آریا صاحبان نے اکثر باتوں کو چھوڑنے میں بڑی جوانمردی کی ہی لیکن وہ بھی اکثر ذات کے بندھن میں قید ہوکر آپ نہیں تو مستورات کے سبب سے بہت سی ایسی باتوں میں شریک ہو جاتے ہیں - اگرچہ اُنہوں نے عقلمند ہوکر ناقص باتوں کی تردید کی مگر ذات کی زنجیر سے نکلنا اُن کے لئے ابھی تک ذرہ مشکل نظر آتا ہی - ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ چاہتے ہیں کہ قابل نقص باتوں کو بھی چھوڑ دیں اور ساتھ ہی ذات میں بھی شامل رہیں - چنانچہ ایسا ہی اب تک وہ کرتے ہیں - لیکن ذات کا بندھن اُن کو بھی مضبوطی کے ساتھ جکڑ رکھتا ہی +

ذات کے غلاموں پر اسبات میں افسوس آتا ہی کہ وہ خود مانتے ہیں کہ آدمی سرشت میں نا ونتہ ہی - باوجود اس کے وہ آدمی کی قدر کتے اور بلی سے بھی کم کرتے ہیں +

مسلمانوں میں

اگرچہ ذات کی امتیاز مسلمانوں میں ایسی سختی کے ساتھ نہیں پر تو بھی مانی جاتی ہی - اُن میں بھی ذات غیر ذات والے آدمی کے ساتھ کھانے پینے سے ٹوٹ جاتی ہی - اور پھر شامل ہونے کے لئے پھر کلمہ پڑہنا پڑتا ہی - ان میں بھی بانی ذات سب سے افضل سمجھے جاتے ہیں وہ سید خاندان ہی - جس کی تعظیم باقی تمام فرقے بڑی عزت سے کرتے ہیں -

مسلمانوں میں بھی ذات کے فرقوں کے اختلاف کے سبب سے مختلف دستورات و رسومات مروج ہیں - اور اُن کے پابند ہوکر وہ اُن کو بجالاتے ہیں - اور آپس میں چھوٹی بڑی ذاتیں مانتے ہیں اور عزت اور بے عزتی خیال کرتے ہیں - یہہ اس قسم کا خیال صرف اس ملک کے مسلمانوں کا زیادہ تر ہی - شاید اسکا سبب یہہ ہو کہ ان کا میل جول صدیوں سے ہندوؤں کے ساتھ رہا ہی اور اُنکے دیکھا دیکھی بہت سی باتیں ان میں بھی رواج پکڑ گئی ہیں +

سکھوں میں

اگرچہ سکھ لوگ حقیقت میں ہندو ہی ہیں لیکن مذہبی عقیدے کے لحاظ سے ان میں اور ہندوؤں میں بڑا اختلاف ہوگیا ہی - بہت باتوں میں وہ ہندوؤں کے ساتھ ہندو ہیں اور بہت باتوں میں وہ بالکل اُن سے الگ ہیں - عام طور سے تو وہ ہندو ہیں اور دوسرے ہندوؤں میں ملے جُلے برتاؤ کرتے ہیں لیکن مذہبی اعتبار سے وہ ہندوؤں سے بالکل علیحدہ ہیں - ان میں اعلیٰ ذات سوڈھیوں کی ہی - اور وہ سکھوں کے بانیوں کی اولاد ہی - اس لئے سکھوں میں اس کی بڑی تعظیم ہی - اور اُن کو پوجہ چڑہتی ہی - ہندو ذات سے لوگ سکھ ہو جاتے ہیں - اور امرت چھک کر کیس (یعنے لمبے بال) سر پر رکھکر اس فرقے میں شامل ہو جاتے ہیں - اگرچہ اس مذہب کے بانیوں نے ذات کی امتیاز کو توڑنا چاہا تھا جیساکہ اُن کی کتاب سے پایا جاتا ہی "نہ جات ہی نہ پات ہی نہ جات پات ہوت ہی - نہ رنگ ہی نہ روپ ہی نہ رنگ روپ ہوت ہی" لیکن یہہ امتیاز ٹوٹ نہ سکی بلکہ جیسا ہندوؤں کے فرقے ہیں ویسا سکھوں کے بھی ہیں - اور وہ بھی ذات کے بندھن میں قید ہیں +

یہودیوں میں

یہودی قوم میں بھی جو ملک کنعان میں تھی ایک قسم کی ذات کی علیحدگی تھی - اور دیگر اقوام میں سے وہ لوگ ایک خاص طور سے الگ کئے گئے تھے - اور مختلف ریت و رسوم کے پابند تھے - اور اگرچہ اس قسم کے دستورات جیساکہ مندرجہ بالا ذاتوں میں مروج ہیں ان میں نہ تھے تاہم وہ ایک خاص سبب سے دوسری قوموں سے الگ کئے گئے تھے - انکا برتاؤ دوسری غیر اقوام کے ساتھ نہ تھا - اور دوسری قومیں اُن کی نظروں میں ذلیل و حقیر تھیں - اور یہہ محض اس لئے تھا کہ وہ دوسری بت پرست اقوام میں خلط ملط ہوکر اُن کی بت پرستی میں شامل نہ ہو جائیں ورنہ اونچ اور نیچ کے خیال سے نہ تھا - لہذا یہہ ایک ذاتی فرق نہیں تھا بلکہ قوم کی علیحدگی کے لئے حکمت الٰہی کا کام تھا +

عیسائیوں میں

عیسائیوں میں ذات کی کوئی تمیز نہیں - اور ذات جیسی کوئی امتیاز کا جیساکہ اور قوموں میں ہی عیسائیوں میں شروع سے ذکر نہیں - کیونکہ ذات حقوق کو ایک محدود لوگوں کے لئے حد بند کرتی ہی اور اس سے باہر جا نہیں سکتی - اس لئے یہہ امتیاز خود بڑی نقص والی تفاوت ہی - اور روحانی حقوق کے لئے ایسی امتیاز بعید از عقل ہی - قدرتی باتوں میں کسی شخص کو کوئی رکاوٹ کسی ذات کے فرق سے نہیں ہی اور نہ ہو سکتی ہی مثلاً کسی ہندو

کوئی ذات ہونے کے لئے قدرتی نعمتوں مثل پانی ہوا اور آگ وغیرہ کے استعمال کی خاص اجازت نہیں اور کسی ادنے ذات والے ہندو کو ان قدرتی برکتوں کی کوئی کسی چیز کے لئے خاص ممانعت نہیں بلکہ سب کو یکساں حق ہے۔ اس طرح پر روحانی برکتوں میں بلا امتیاز ذات کے ہر فرد بشر کو یکساں سمجھکر برابر حق ہونا چاہئے۔ اس لئے عیسائیوں میں کوئی اعلیٰ ذات یا ادنیٰ ذات نہیں بلکہ سب ایک ایمان اور ایک نجات کے معتقد ہیں۔ اور حقیقتاً کوئی چھٹائی اور بڑائی نہیں۔

اس لئے یہہ مذہب عام طور سے سب کو بلا روک ٹوک کہلم کھلا بلا امتیاز عامہ سے دعوت کرتا اور جو اپنے گناہوں سے توبہ کرکے اور ذات جیسے فضول اور ردّی وسوسوں اور مخمصوں کو چھوڑ کے سچے دل سے مسیح پر ایمان لاتا ہے چاہے وہ ہندوؤں کی اعلیٰ ذات میں سے ہو یا ادنیٰ ذات میں سے چاہے مسلمانوں یا سکھوں یا چھوڑوں اور چماروں میں سے ہو مسیح میں پیوند ہوکر مسیحی کلیسیا کے بڑے شجر کی ایک ڈالی بنتا اور اُس کو کسی خاص ذات کے لحاظ سے نہیں دیکھا جاتا بلکہ مسیح کا شاگرد سمجھکر مسیحی جماعت میں شامل کرلیا جاتا ہے۔ اسی خصوصیت سے مسیحی مذہب بمقابلہ دیگر مذاہب کے اپنے میں منجانب اللہ ہونیکا ایک ثبوت رکھتا ہے ✦

اوّل۔ کہانے اور پینے کے فرق سے۔ چونکہ نجات کا [؟] دروازہ تمام بنی آدم کے واسطے کھلا ہے اور خدا کی بخشش عام ہے [؟]نہیں اس لئے ہندو مسلمان۔ سکھہ۔ چوہڑے اور چمار سب نجات کے برابر خواہشمند ہیں صرف مسیحی مذہب اس خواہش کو پورا کرتا ہے۔ اور اُن میں سے ہر زمانہ بے شمار لوگ مسیحی ہوتے ہیں۔ لیکن بعض جو ذاتوں کی پابندی کی نسبت بڑے تھے مسیحی ہوکر بھی اپنی اگلی بڑائی کو جتانے لگتے اور اُن لوگوں کے ساتھہ جو ادنیٰ ذات میں سے مسیحی ہوئے کھانا کھانا عیب تو نہیں سمجھتے پر پرہیز کرتے ہیں۔ اور ضیافتوں کے موقعوں پر اُن کو پرہیز کے ساتھہ الگ سمجھتے اور اس طرح سے مسیحیوں کی دلشکنی کرتے اور خداوند کے حکم کو بھول جاتے ہیں۔ اور حقہ پانی میں بھی ادنی ذات سے عیسائی ہوتے ہوئے بھائیوں کو شریک نہیں کرتے یہہ بڑی کمزوری کا نشان ہے اور مسیحی جماعت میں یہہ ہرگز نہ ہونا چاہئے ✦

دوم۔ شادی بیاہ کے فرق سے۔ جو اعلیٰ ذاتوں سے عیسائی ہوئے کبھی کبھی ان میں سے کوئی کوئی اپنے لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کے لئے بہت وقت دیکھتا ہے۔ وہ اپنے موافق کسی اعلیٰ ذات سے عیسائی ہوئے شخص کی تلاش کرتا ہے۔ اور اگر نہیں ملتا تو شادی نہ کرنا تو منظور لیکن کسی ادنیٰ ذات سے عیسائی ہوئے شخص کے ساتھہ ایسا بندوبست نہیں کرتا۔ اگر کوئی کہے کہ نہیں ایسا نہیں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ ایسا میرے دیکھنے میں آیا ہے اور میں اُسکو عیسائیوں میں بڑی کمزوری سمجھتا ہوں ✦

سوم۔ غیر قوموں کے ذاتی لقب اپنے نام کے ساتھہ لگانے سے۔ بعض عیسائی جو اعلیٰ ذاتوں میں سے عیسائی ہوئے ہیں اکثر اپنے ناموں کے ساتھہ الفاظ سیّد۔ پنڈت۔ مولانا۔ شیخ۔ بشمشہ تہاپر۔ وغیرہ وغیرہ لگائے رکھتے ہیں جو میری سمجھہ میں کچھہ ضرور نہیں۔ اُن سے سوا اس کے کہ یہہ ظاہر ہو کہ وہ اعلیٰ ذات میں سے عیسائی ہوئے اور کیا متصور ہے۔ اور جس حال میں کہ ہم اِن ذاتوں کو اعلیٰ نہیں سمجھتے تو ہم کیوں اِن پر فخر کریں۔ اگر ہم فخر کریں تو صرف مسیحی ہونے پر کریں کیونکہ مسیحی ہونا ایک بھی بات ہے نہ کہ سیّد۔ برہمن۔ کھتری اور مسلمان ہونا ✦

چہارم۔ غیر قوموں کے ساتھہ گفتگو کرتے وقت۔ چونکہ ذات کا اس ملک میں بہت رواج ہے اور اثنائے گفتگو میں سب سے پہلے یہہ ذکر آتا ہے کہ آپ کی کیا ذات ہے؟ اور جب کہو کہ عیسائی تو پوچھتے ہیں کہ پہلے کیا ذات تھی تو اکثر اپنی ذات چھپاکے اعلیٰ ذات بتاتے ہیں اور گناہ میں گرفتار ہوتے ہیں کیونکہ اگر نیچ ذات کا ذکر کریں تو گفتگو کرنے والے کی نظر میں بے عزت ہوں۔ یہہ بھی بڑی بھاری کمزوری ہے ✦

الراقم

ذات کا مخالف

واقعات اور رائیں

بقیہ

امیر کابل اور عزم انگلستان

قعر دریا سلسبیل و روے دریا آتش است

خیر یہہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب قطع نظر اس کے جب امیر صاحب عازم انگلستان ہوں کابل کا کیا حال ہوگا۔ جس شخص کو کابل کے حالات سے جزوی واقفیت بھی ہے وہ جان سکتا ہے کہ امیر صاحب کا کابل سے غیر حاضر ہونا کیا کیا رنگ کھلائیگا۔ امیر عبدالرحمٰن خان کو کسی پر اعتبار نہیں ہے وہ کل کاروبار سلطنت اپنے ہاتھہ سے سرانجام دیتے ہیں۔ وزیر اعظم تک کو معلوم نہیں ہے کہ غیر طاقتوں سے کس قسم کے تعلقات ہیں اور کیا خط و کتابت ہوتی ہے وہ کسی پر اپنا ارادہ ظاہر نہیں کرتے جبتک اِس کا عملی ظہور نہو۔ اکثر فرقے ان سے ناراض ہیں۔ اکثر سرگروہ ان سے بیزار ہیں اور صرف اُن کے ذاتی رعب سے سر نہیں اُٹھاتے۔ پس اگر امیر صاحب ولایت گئے تو انکو از سر نو کابل فتح کرنا ہوگا۔ اِسکو بھی جانے دیجئے اِن کے سفر خرچ اور خاطر و مدارات میں جو کچھہ صرف ہوگا انڈیا آفس ایک ایک کوڑی خزانہ ہند وصول کرے گا۔ اور جب خزانہ کی حالت پہلے ہی سے نازک ہے اور تخفیف کی بلا تمام سررشتوں پر نازل ہونے والی ہے تو ان فضول اخراجات کا بار کون برداشت کریگا اکثر لوگ نادانی سے سمجھتے ہیں کہ سرکاری خزانہ انگلستان میں ہو یا ہندوستان میں دونوں کی مالک سرکار ہے اسکو اختیار ہے کہ خواہ اپنی ایک جیب سے خرچ کرے یا دوسرے پاکٹ سے لیکن یہہ اُلٹی سمجھہ ہے۔ ذرا غور کرنا چاہئے کہ خزانہ ہند میں کمی بیشی واقع ہونا رعایا کے حال پر کسقدر موثر ہے دیکھئے ا[؟]

خزانہ میں کمی ہے۔ تجویز ہوئی تھی کہ محکمہ ڈاک کے ادنی ملازموں کی تنخواہیں بڑھائی جائیں لیکن سرکار مجبور ہے۔ روپیہ نہیں اس لئے یہہ تجویز ملتوی رہی اب فرمائے کتنے ہزار غریبوں کی حق تلفی ہوئی۔ خزانہ میں اگر روپیہ کافی ہو تو سرکار سے عرض کر سکتے ہیں کہ دیسی سپاہیوں کی تنخواہ بڑہائے اور اُن کو فاقہ مستی سے افسوسناک حالت سے نجات دے۔ رعایا کی تعلیم و تربیت کے وسایل کی توسیع ہو۔ صنعتی مدارس جاری کئے جائیں۔ انکم ٹکس موقوف ہو۔ نمک کا محصول ہٹایا جائے ایکزیکٹو اور جوڈیشل عہدہ علیحدہ کئے جائیں لیکن یہہ تمام ترقی اور بہبودی رعایا کی تجویزیں جن کی ضرورت خود گورنمنٹ تسلیم کرتی ہے افسوس ہے کہ خزانہ کی کمی کے سبب ظہور میں نہیں آسکتیں۔ اور کسقدر نقصان رعایا کا ہو رہا ہے۔ پس امیر صاحب کا ولایت تشریف لے جانا رعایائے ہند کے حق میں اور بھی مضر ہوگا +

مسٹر چین اگریسی۔ ایس۔ سی کے خطاب کو اپنے خدمات کا کافی صلہ نہیں سمجھتے ہیں تو ہم سفارش کرتے ہیں کہ اُن کو کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ بنا دیا جائے اور اُن کی نیک نیتی کا شکریہ ادا کرکے امیر صاحب کو اگر ماہ مئی میں وہ سیر انگلستان کا ارادہ مصمم کرچکے ہیں سمجھا دیا جاوے کہ اُن کا افغانستان سے باہر جانا مناسب نہیں ہے + (سول اینڈ ملٹری نیوز)

برٹش سفارت پر افغانی رائے

انگریزی اخبار کے ایک نامہ نگار نے اُس سفارت کے نتایج پر غور کی ہے جو سر مارٹیمر ڈیورینڈ کے زیر تحت افغانستان کو روانہ ہوئی تھی۔ نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ افغان لوگ اس سفارت کو دو وجوہات سے خلاف خاطر خواہ تصور کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ امیر صاحب نے جس حالت میں کہ گورنمنٹ ہند کو کہدیا ہے کہ ہم روسی پیشقدمی کے روکنے کے قابل نہیں ہیں تو گورنمنٹ نے اُن کے سالانہ وظیفہ میں پچاس ہزار کا اضافہ کیوں منظور فرمایا یہہ بات نئی معلوم ہوئی ہے کہ امیر صاحب نے گورنمنٹ سے اپنی ناقابلیت کا اظہار دربارہ روکنے روسی پیشقدمی کے کیا ہو کیونکہ جو بات مشہور تھی وہ یہہ تھی کہ امیر صاحب بخوبی جانتے تھے کہ روسیوں کی پیشقدمی کو کیونکر روک سکتے ہیں بہر حال افغان لوگ یہہ خیال کرتے ہیں کہ یہہ بہتر ہوتا کہ پچاس ہزار کا اضافہ سرکاری خزانہ میں جمع کیا جاتا اور یہہ رقم اُس وقت کام میں لائی جاتی جبکہ روسی لوگ آگے بڑھنے کا ارادہ ظاہر کرتے اور یہہ روپیہ امیر صاحب کو حوالہ نہیں کرنا چاہیئے تھا کیونکہ وہ اس رقم کو برٹش فواید میں استعمال نہیں کر سکتے :: ایک اور غلطی جو افغانوں کے نزدیک گورنمنٹ عالیہ سے سرزد ہوئی ہے یہہ بتلائی گئی ہے کہ اُس نے چترال کے نواح کی قوم کافر کو امیر صاحب کے حوالہ کر دیا اور اس سے امیر صاحب کو اس قوم کے ستانے اور تنگ کرنے کا اختیار حاصل ہو گیا ہے جو پولیٹکل معنوں میں بہت خراب حرکت خود گورنمنٹ کے حق میں سرزد ہوئی ہے۔ یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ پچاس ہزار ماہواری فالتو رقم سے امیر صاحب یہہ کوشش کریں گے کہ فوجوں اور طاقتوں کو کافرستان میں بھیجکر اُن لوگوں کو جبراً و قہراً مسلمان بنائیں اور جو لوگ نہ مانیں اُن کو قتل یا قید کرکے غلاموں کی تجارت کو بڑھائیں جو محض خلاف اخلاق اور قابل نفرت ہے سو فتنہ پذیر کیجاویگی۔ یہہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ امیر صاحب ایک روز کافروں کو برانگیختہ کرکے مہتر چترال کے ساتھ لڑائی کرنے پر آمادہ کرینگے :: وزیریوں کی نسبت افغان لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہہ قوم تو ہمیشہ امیر کابل کی ماتحتی سے آزاد چلی آئی ہے کسی زمانہ میں وزیری لوگ تخت کابل کے ماتحت تصور نہیں کئے گئے ہیں اور برٹش گورنمنٹ کو واجب تھا کہ اس بارہ میں امیر صاحب سے سمجھوتہ کرنے کے بغیر ہی وہ اس قوم پر حکومت قایم کرتے :: افغان لوگ تسلیم کرتے ہیں کہ پچاس ہزار کے مزید وظیفہ سے اس میں شبہ نہیں ہے کہ امیر صاحب برٹش کے وفادار دوست بنگئے ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ اس کی تو امید ہی تھی کیونکہ یہہ ظاہر ہے کہ جتنا زیادہ روپیہ برٹش دینگے اُسی قدر زیادہ دوستی امیر صاحب دکھاینگے لیکن یہہ بات مشتبہہ ہے کہ جو وطیرہ سفارت نے اختیار کیا ہے اُس سے آخر وقت میں برٹش کو کچھہ بھی فائدہ حاصل ہوگا۔ اخیر میں وہ لوگ یہہ خیال کرتے ہیں کہ سفارت کی روانگی سے اگر کسی کو فائدہ ہوا ہے تو امیر صاحب کو۔ مالی نظر سے اور پولیٹکل نظر سے دونوں طریق پر امیر صاحب ہی فائدہ میں رہے ہیں اور گورنمنٹ عالیہ دونوں طرح پر نقصان میں رہی ہے۔ ایک اور معاملہ بیان کیا جاتا ہے جس کو افغان لوگ کابل میں برٹش رعب کے لئے بربادی بخش تصور کرتے ہیں اور وہ معاملہ یہہ ہے کہ مسٹر پائن صاحب کو لنڈن میں حضور قیصر ہند کے ساتھ بیٹھکر کھانا کھانیکی عزت عطا کی گئی۔ افغانی سردار اس بات سے سمجھ گئے ہیں کہ حضور ممدوحہ کے ساتھ بیٹھکر یکجا کھانا کھانے کی عظیم عزت ایسے ادنی شخص کو بھی حاصل ہو سکتی ہے جو ایک کارخانہ کا عام سپرنٹنڈنٹ یا کاریگر ہے پس جب یہہ خبر کابل میں مشہور ہوئی کہ مسٹر پائن نے حضور قیصر ہند کے ساتھ بیٹھکر ایک ہی میز پر کھانا کھایا ہے تو سرداران کابل نے متعجب ہوکر امیر صاحب سے پوچھا کہ اگر خود بدولت انگلستان کی سیر کو تشریف لیجا ئینگے تو قیصر ہند کی میز پر آپ کو کیا خاص عزت دکھائی جاویگی۔ افغان لوگ یہہ خیال کرتے ہیں کہ اب اگر امیر صاحب کو بھی حضور قیصرہ کے ہمراہ دعوت تناول فرمانے کی عزت دکھائی گئی تو وہ اس کو کچھہ عزت نہیں سمجھینگے بلکہ اس سے ان کی شان میں فرق آئے گا کیونکہ یہہ وہ عزت ہوگی جو اُن کے ادنی ملازم نے حاصل کی ہے چنانچہ کابل میں یقین کرتے ہیں کہ محض اسی حفظ شان کے لحاظ سے امیر صاحب نے انگلستان کے جانے کا ارادہ فسخ فرمایا ہے اور اب اُن کو وہاں جانے کا کچھہ شوق نہیں ہے کیونکہ اُن کو سب سے زیادہ خیال اپنے اعزاز کے تحفظ کا ہے مشرقی طریق ادب کے لحاظ سے مسٹر پائن صاحب کے ساتھہ جو سلوک کیا گیا ہے وہ خلاف شان ہے چاہے انگریزی ادب کے لحاظ سے یہہ ایک عام بات سمجھی جائے +

انگریزی اخبار نے اس تمام گفتگو سے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ افغان لوگ برٹش سفارت کی نسبت چاہے کچھہ کہیں لیکن یہہ بات اُنھوں نے مان لی ہے کہ اس سے امیر صاحب کی

کا فائدہ ہوا ہے اور یہہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ امیر صاحب وظیفہ کے اضافہ سے زیادہ تر پختہ دوست بنگئے ہیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ کافرستان کے معاملہ میں برٹش سفیر نے ہرگز یہہ وعدہ نکیا ہوگا کہ امیر صاحب ان لوگوں کو مظالم اور زبردستی سے مسلمان بنائیں اور اُن کو قید کر کے بردہ فروشی کو ترقی دیں اور نہ ہی برٹش سفیر نے کبھی اس بات کی اجازت دی ہوگی کہ وہ کافروں کو چترال پر حملہ کرنے کے لئے برانگیختہ کریں ❖ وزیریوں کی نسبت امیر صاحب سے گفتگو کرنے سے یہی بقول انگریزی اخبار گورنمنٹ کا یہہ ارادہ تھا کہ کوئی حرکت اُن کی اطلاع کے بغیر نکیجاوے اور اگر ایسا کرنے سے امیر صاحب کی عزت بڑھ گئی تو اُس میں بھی گورنمنٹ کا فائدہ ہے۔ گورنمنٹ عالیہ نے جس صورت میں امیر صاحب کو اپنا معتبر دوست قبول کر لیا ہے اُس صورت میں اُنکے رعب کی ترقی گویا کہ برٹش کی اپنی ترقی ہے اور اگر سفارت مذا سے تمام فائدہ امیر صاحب کا ہوا ہے تو یہہ بھی خوب ہوا کیونکہ اس سے امیر صاحب کو یقین ہو گیا کہ ہماری نیت نیک ہے اور یہہ کہ ہم اُن کے ملک کی طرف ناشائستہ نظر نہیں رکھتے ہیں۔ باقی رہی یہہ بات کہ مسٹر پائن کو حضور قیصرہ ہند کے ساتھ کھانا تناول کرنے کا اعزاز دیا گیا۔ اس کی نسبت بیان کیا ہے کہ یہہ کوئی خاص عظیم الشان اعزاز نہیں ہے بلکہ تمام معزز اجنبیوں کے ساتھ یہہ طریق برتا جاتا رہا ہے وہ امیر صاحب کی نسبت کمتر پایہ کا کیوں نہو۔ لیکن امیر صاحب کا اعزاز صرف کھانا کھانا ہی نہیں ہوگا بلکہ اُنکے اعزاز میں شاہی دعوتیں دیجاویں گی اور شہنشاہی نشان و شوکت ظاہر کیجاویگی جو بالکل مختلف اور مخصوص ہوگی۔ ان کا استقبال شاہی اور قومی طور پر کیا جاویگا۔ بڑے بڑے عظیم الشان جلسے اُن کی تشریف آوری کی تقریب پر منعقد ہونگے۔ افواج بحری اور بری کی قواعد میں مرتب کیجاویں گی اور پولیٹکل اور قومی طریق پر دکھایا جاوے گا کہ برٹش اُن کی کیسی عزت کرتے ہیں اور اُن کو کسقدر عزیز سمجھتے ہیں ❖

بہرحال گفتگو ے مذکور سے جو بات خاص طور پر ثابت ہوتی ہے یہہ ہے کہ افغان لوگ درپردہ امیر صاحب کے طرفدار نہیں ہیں بلکہ اُن کے مخالف ہیں یہی وجہہ ہے کہ وہ سفارت کے نتایج سے خوش نہیں ہیں جن کو وہ تسلیم کرتے کہ سراپا امیر صاحب کے حق میں ہیں۔ اگر افغان لوگ امیر صاحب کے حقیقی خیرخواہ ہوتے تو برٹش سفارت کے نتایج کو بُری نظر سے نہ دیکھتے اور بجائے اس کے کہ برٹش کی غلطی پر افسوس کرتے وہ خوش ہوتے کہ برٹش نے اُن کے اپنے امیر صاحب کی ہی عزت کو مقدم سمجھا ہے اور اپنا نقصان کر کے بھی اُن کے اختیارات اور رعب کو بڑہایا ہے۔ یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ افغان لوگ زیادہ تر خوش اُس حالت میں ہوتے کہ اگر گورنمنٹ اُن کے ساتھ کوئی خاص رعایت نہ کرتی اور یہہ تعجب کی بات ہے کہ اس رعایت کے لئے افغان لوگ ہی برٹش سفارت پر غلطی کا الزام لگا رہے ہیں۔ گفتگو ے بالا سے پایا جاتا ہے کہ افغان لوگ برٹش کے بہ نسبت امیر صاحب کے زیادہ تر دوست ہیں۔ خدا کرے کہ امیر صاحب کو اس بات کا یقین ہو کہ ہماری رعایا ہمسے بڑھکر برٹش کی طرفداری کرتی ہے۔ یہہ خیال خود رعایا کے لئے بے چینی اور خرابی کا باعث ہوگا کیونکہ امیر عبدالرحمن ذرا سنگدل کے آدمی ہیں اور ایسے لوگوں سے سختی کے ساتھ سلوک کرنے کے طریقوں میں وہ خاص مہارت رکھتے ہیں ❖ (اخبار عام)

اقدام قتل

جس ملزم نے ۲۰ جنوری کو صاحب چیف کمشنر جزایر انڈمان پر پورٹ بلیر میں مہلک حملہ کیا تھا ۸ فروری کو مسٹر ای۔ ایچ۔ پ صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ کے اجلاس میں اُس کی تحقیقات ہوئی جن کو اسبارہ میں خاص اختیارات دئے گئے تھے۔ تمام کاروائی ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ملاحظہ کے واسطے بھیجی گئی ہے ملزم ابھی تک زیرحراست ہے۔ صاحب چیف کمشنر کے زخم مندمل ہو رہے ہیں اور اُن کے ساتھ جو گورہ مجروح ہوا تھا وہ بھی صحت یاب ہو رہا ہے ❖

پایونیر کو معلوم ہوا ہے کہ مجرم مذکور کی نسبت پھانسی کا جو حکم صادر ہوا ہے اُس کو گورنمنٹ ہند نے بحال رکھا ہے اسکا غذات کے پورٹ بلیر میں پہنچتے ہی مجرم پھانسی دیا جائیگا ❖ (آفتاب)

رعایا کی حالت

جولائی ۱۸۹۲ء میں سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے رعایا سے ہند کی حالت کی نسبت مختصر رپورٹ طلب کی تھی خاصکر کاشتکارو اور مزدوری پیشہ لوگوں کی نسبت لوکل گورنمنٹوں کو اس اطلاع کے بہم پہنچانے کے لئے لکھا گیا تھا اور ۱۸۸۱ء سے ۱۸۹۱ء کی میعاد دہ سالہ اس مطلب کے لئے منتخب کی گئی تھی ❖

کچھ عرصہ گذرا ہے کہ لوکل گورنمنٹوں نے رپورٹ مرتب کر کے بسا ملاحظہ ارسال کی تھی مگر وہ رپورٹ گزشتہ سال گورنمنٹ کے ملاحظہ میں آئی جسکا خلاصہ ذیل میں مختصر طور پر لکھا جاتا ہے اور وہ یہہ ہے ❖

ہند کے قدرتی ذرائع معاش اسقدر کثیر ہیں کہ ختم ہونے میں نہیں آسکتے۔ زراعت میں بہت ترقی ہو سکتی ہے اور آیندہ کی ترقی کے لئے ان باتوں کی ضرورت ہے۔ اوّل آبپاشی کے وسایل میں ازدیاد سرکاری خرچ سے یا قرضہ اوٹھا کر۔ دوم ریلوے کی توسیع سوم کہاد کا زیادہ حاصل کرنا اور زراعت کے طریقوں میں ترقی دینا ❖

اور نیز یہہ بیان کیا گیا ہے کہ ہند کی کاشتکاری ابھی بہت ابتدائی حالت میں ہے لیکن اسمیں بہت ترقی ہو سکتی ہے جس کی طرف بہتر کے کہنے کی آمد اور کی زیادتی بغیر اُسکے نرخ تبادلہ ذریعہ فارن کیپٹل کو نہ کھینچ لیگیا غالباً راہنمائی کرنیوالی ہے۔ لوگوں نے بہت ترقی کر لی ہے اور آرام کا عام اندازہ زیادہ بڑھ گیا ہے۔ خاص طور پر کبھی اُنہیں قحط کے مصائب و تکالیف میں مبتلا نہیں ہونا پڑا اور اُن مقامات میں جہاں قحط سالی سے تکالیف نمودار ہوئیں۔ حفاظتی تجاویز کے باعث اُنہیں بہت مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑا اور توسیع ریلوے سے اب اور بھی آسانی ہو گئی ہے اور راسبات کی طرف بھی توجہ کی گئی ہے ❖

حال کے زراعت پیشہ لوگوں کی خوشحالی میں فرقہ ساہوکار کے باعث بہت فرق آگیا ہے جو ایسی بات ہے کہ اسکی طرف بھی

بہ توجہ مبذول ہونی چاہیئے اور نہایت غور سے برعکس اس کے حال کے قانون کی نظر ثانی کرکے اور ان کے حقوق کی دائمی تجاویز قایم رکھنے سے مالکان اراضی کو بہت حقوق دئے گئے ہیں۔ مختصر بیان یہہ ہی کہ گورنمنٹ ہند اس بات سے خوش ہی کہ ملک کی حالت عمدہ ہی اور اُس کے وسایل معیشت کیا زراعت کے رو سے اور کیا دستکاری کے رو سے اسقدر کثرت کے ساتھ ہیں کہ آیندہ کے لئے ابھی تک کسی قسم کی فکرمندی کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ یہہ ہی ہماری گورنمنٹ کا خیال۔ گو ہماری رعایا بارے فاقوں کے مرہی ہو ◆ (آفتاب پنجاب)

کھیتی کو باڑ کھاتی ہی

ایک پولیسمین چار شہتیر چرانے کے جرم میں چار ماہ کی قید کا سزایاب ہوا۔ دیکھکر ہر شخص کو افسوس آتا ہی کہ محکمہ پولیس کے ملازمین کا فرض ہی کہ چوری کا انسداد کریں خود نہیں جرایم کے مرتکب ہوں لیکن جبتک پولسمین اس تنخواہ کے مقرر ہونگے جس سے زیادہ ایک قلی کما سکتا ہی تو اس قسم کے واقعات پر تعجب نکرنا چاہیئے ◆ (پولیس نیوز)

ایک بخیل کی وصیت

حال میں ملک مکسیکو میں سوشیک نامی ایک بخیل نے جان دی۔ اِس کے وارث نہیں چاہتے تھے کہ اُس کی لاش دفن کریں کیونکہ اس نے اپنی وصیت اپنے جسم پر کسی رنگ سے گود دی ہوئی تھی تاکہ کاغذ اور قلم دوات خرچ نہو۔ عدالت نے حکم دیا کہ اس عجیب "دستاویز" کی نقل کرلیجاوے گواہوں کے سامنے مقابلہ کرکے تصدیق کیجاوے جب کام ہو چکا تو لاش دفن کی گئی۔ اور وصیت صحیح مانی گئی ◆

عمدہ کوشش

ہم یہہ سنکر خوش ہوئے ہیں کہ مسٹر ونٹر صاحب کلکٹر ناسک وہاں کے مقام یولہ کے ہندو مسلمانوں کے درمیان بدستور سابق میل ملاپ قایم کرنے کی کوششوں میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ مقام مذکور کے خونخوار فساد کی خبر ہم اپنے ناظرین کو سنا چکے ہیں کہ طرفین نے ایک دوسرے کے خلاف میں کس قدر سختی اور بیرحمی کا برتاؤ کیا تھا۔ کلکٹر صاحب کی کوشش سے دونوں فرقوں کے سربرآوردہ لوگوں کی مصالحت کا جلسہ منعقد ہوا اور ہندو مسلمانوں نے اپنی اپنی حرکتوں پر ندامت ظاہر کی اور گذشتہ کو صلوٰۃ کہکر باہم بغلگیر ہوئے ◆

انگریزی سلطنت کی وسعت

امپیریل انسٹیٹیوٹ لندن میں مسٹر ای جی ایونسٹن نے اپنے لیکچر میں انگریزی سلطنت کی وسعت حسب ذیل ظاہر کی ہی۔ انگریزی سلطنت کا کل رقبہ روے زمین کے پانچویں حصہ کے برابر ہی۔ اسکی آبادی دنیا کے چوتھے حصّے سے زیادہ ہی۔ اِس رقبہ میں دنیا کی تمام قومیں پائی جاتی ہیں۔ نو آبادیوں میں تین کروڑ اسی لاکھ یورپین بستے ہیں۔ کینیڈا میں پندرہ لاکھ فرنچ ہیں۔ انڈیا میں تراسی فیصدی انگریز ہیں۔ برٹش گورنمنٹ کی رعایا میں ۱۴ فیصدی عیسائی ہیں۔ یہودی ایک لاکھ ساٹھ ہزار مسلمان کل آبادی کا بیس فیصدی یعنے ۷ کروڑ ہیں پس اس تعداد کے لحاظ سے روم دنیا میں سب سے بڑی اسلامی طاقت نہیں ہو سکتی۔ بدھ کے پیرو ۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ہیں۔ اِس سلطنت کی بحری حدود پینتیس ہزار میل ظاہر کی گئی ہیں ◆ (کوہ نور)

پرنس آف ویلز کی کلغی

پرنس آف ویلز کے تاج میں جو کلغی لگی ہوئی ہی اُس کے پروں کی قیمت دس ہزار پونڈ بیان کی جاتی ہی ایک اخبار جو پرندوں کی تجارت کا آرگن ہی لکھتا ہی کہ یہہ پر انیس سال میں رفتہ رفتہ جمع کئے گئے ہیں اور اُن کے حاصل کرنے میں ایک درجن شکاری نذر اجل ہوئے ◆ (کوہ نور)

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن۔ ۲۶ فروری۔ حال کی خبر سے معلوم ہوا کہ فرانسیسی فوج کا ایک اور دستہ ٹمبکٹو پہنچ گیا ہی اور ابھی اس امن و امان ہی۔ سنجبار میں بجائے سر جرالڈ پورٹل کے مسٹر آرتھر ریسیڈنٹ مقرر ہوں گے ◆

جرمنی میں جیوری کے ۱۲ ممبر ہوتے ہیں ۷ مخالف ۵ معاون ہونے پر ملزم رہا کیا جاتا ہی ◆

دختران حضور وایسرائے ۲۰ مارچ کو کلکتہ سے شملہ کو روانہ ہونے والی ہیں

پیرس کی عالمگیر کانفرنس حفظان صحت کا اجلاس بجائے ۲۴ جنوری کے ۷ فروری کو ہوا ◆

گورنمنٹ فرانس نے غلہ پر محصول درآمد بجائے سات فرینک عاید کیا ہی ◆

ماہر پاشا کو خدیو مصر نے نہر سویز کے گورنر جنرل کے عہدہ پر مقرر کیا ◆

انگلستان میں پچھلے سال ۴۰ جہاز تجارتی کاموں میں مصروف تھے ◆

مہاراجہ بڑودہ اس وقت کینز میں ہیں عنقریب لندن پہنچ جائیں گے ◆

ہندوستان کی ۲۸ کروڑ آبادی میں عیسائیوں کی تعداد ۲۰ لاکھ ہی اور ان میں زیادہ تر رومن کیتھلک فرقہ سے متعلق ہیں ◆

خبر ہی کہ صوبہ کریٹ میں ایک اور خونخوار بغاوت پھوٹنے والی ہی ◆

کریٹ میں جو فساد پھیل رہا ہی اُسکی وجہہ عیسائی رعایا کی بعض زبردستی نکلی ◆

شملہ کو جاتے ہوئے وائسرائے ایک ہفتہ کے قریب لکھنؤ میں رہیں گے ✦ وصول

انگلستان میں اخبار لکھتا ہے کہ اس سال بجٹ میں ساڑھے تین کروڑ کی تخفیف ہوگی ✦

چند دن گذرے ہیں۔ ایک کارڈ اسباب کے ساتھ درہ گومل میں سے گذر رہے تھے وزیریوں نے اس پر حملہ کیا۔ ایک نائیک اور تین سپاہی جان سے مارے گئے۔ وزیری تین بندوقیں لے گئے ✦

پونچھ سے خبر آئی ہے کہ راجہ بلدیو سنگھ والی ریاست پونچھ نے بیگار کا دستور اُڑا دیا ✦

دہلی دستکاری کی ہنرات کے واسطے تجویز ہوئی ہے۔ بابا کھیم سنگھ بیدی آرٹس سکول راولپنڈی کے منتظم کمیٹی کے انتظام سے مہینہ کے مہینہ ایک نمائشگاہ ہوا کرے ✦

کلکتہ کے ایک ادھنشل کارسپانڈنٹ سے معلوم ہوا ہے کہ لارڈ رپن سرکاری معاملات میں جو اُن کے پیش ہوتے ہیں بڑی ہوشیاری اور احتیاط دکھاتے ہیں ✦

گورنمنٹ پنجاب شاکی ہے کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ سخت فضول خرچی کر رہے ہیں ✦

ہندوستان میں محصول درآمدگی چیزوں پر عاید کیا گیا کہ جسے ڈیڑھ کروڑ کی آمدنی ہوگی ✦

جی آئی پی ریلوے پر بمقام مرتفانہ حادثہ ہوا۔ آمدورفت رُکی۔ نقصان جان ہوا ✦

آج ۷ مارچ سے نمائش پنجاب بند ہوگی۔ سندیں بٹ گئیں ✦

برما کی کان یاقوت کی کمپنی آخر کار شکست کر دی گئی ہے ✦

امتحان انٹرنس مدراس میں ۹۳۴۳ امیدواروں سے صرف ۷۰۰ پاس ہوئے ✦

بمبئی میں چیچک بعوارض زور ست بازار وفات ہے

گرم ہے ✦

بینک بمبئی نے بھی قرضہ دینے کا سود ۱۰ فیصدی تک اضافہ کر دیا ہے ✦

نواب لاٹ بنگالہ کلکتہ میں خطابوں کی سندیں عطا کرنے کا دربار کریں گے ✦

باوجود سرکاری تردید کے لندن میں برابر مشہور ہے کہ مسٹر گلیڈسٹون مستعفی ہوں گے ✦

بقول ڈیلی نیوز لارڈ روزبری وزیر اعظم ہوں گے اور سر ولیم ہارکورٹ لیڈر پارلیمینٹ ✦

۲۸ فروری کو مسٹر گلیڈسٹون نے ملکہ معظمہ سے ملاقات کی افواہ ہے کہ استعفا دینا تھا ✦

اس افواہ کی رو سے تردید کی گئی کہ مسٹر گلیڈسٹون استعفا نہیں دینے والے ہیں ✦

بیرن ڈیہارن صاحب کی سنگاپور میں دس لاکھ کی چوری ہوگئی جو پتہ لگائے گا ۱۰ فیصدی انعام پائے گا ہیرے جواہرات کا صندوق تھا ✦

مغربی ساحل افریقہ پر ایک اور جنگ ہوئی اس میں ہماری فتح وقوع میں آئی ✦

قوم تودی صلاح نے برٹش قلمرو پر حملہ کیا دو گھنٹہ کشت لڑائی کے بعد پسپا ہوئی ✦ قوم کا سخت نقصان ہوا ہمارے تین آدمی زخمی ہوئے۔ فوج نے خوب ہاتھ دکھائے ✦

پیرس کونسل بل کی نسبت ہوس آف لارڈز نے کامنز کی ترمیمات رد و بدل کر کے منظور کیں۔ اس رد و بدل کے باعث بل مذکور بغرض منظوری کے پھر ہوس آف کامنز میں واپس آیا ✦

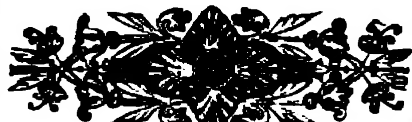
مسٹر گلیڈسٹون نے تجویز پیش کی کہ مسودہ مذکور منظور کیا جاوے ایسا ہی ہوا ✦ دوران تقریر میں مسٹر ممدوح نے لارڈوں کی حرکات کی سخت و کرخت مخالفت کی ✦

اخبار انگلشمین لکھتا ہے کہ بجٹ ہونے کے نقصان کے پورا کرنے کے لئے انکم ٹیکس نہیں بڑھایا جاوے گا جوٹ پر البتہ ٹیکس عاید ہوگا۔ نیل پر بھی ٹیکس عاید کرنا چاہتے تھے لیکن یہہ پسند نہیں کیا گیا۔ یہہ بات پختہ ہے کہ مال درآمد پر محصول قایم کر کے گھاٹا پورا کیا جاوے گا ✦

ضلع پشاور میں دو لڑکوں کا ایک سولہ اور دوسرا دس برس کی عمر کا تھا وحشیانہ قتل کا واقعہ ہوا۔ یہہ دونوں لڑکے آپس میں بھائی تھے۔ اور موضع مشانے کے جنوب میں اپنے کھیت کے گرد باڑہ دینے کے واسطے کانٹے جمع کرنے کے واسطے گئے۔ جب یہہ لڑکے واپس نہ آئے تو والدین کو تردد ہوا۔ اور وہ تلاش میں نکلے۔ اور یہہ دونو لڑکوں کی لاش کے گلے کٹے ہوئے۔ ایک گڑھے میں پڑی پائیں ظاہر ہے کہ لڑکے قتل ہوئے۔ مگر اس قتل کا کوئی سبب معلوم نہوا ✦

تاریخ امتحانات پنجاب یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ نے امتحانات داخلہ۔ انٹرمیڈیٹ۔ آرٹس اور سائنٹیفک فیکلٹی۔ بی اے۔ بی او ایل۔ اور ایم اے۔ کے واسطے جو ۱۹ مارچ تاریخ مقرر کی ہوئی تھی وہ اب ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۹۴ء کی گئی ہے ✦

دول یورپ نے جس قدر فوجیں تیار اور میدان کارزار کے لئے آمادہ رکھی ہوئی ہیں۔ ان میں روس کی فوج سب سے زیادہ ہے جو آٹھ لاکھ (۸۰۰۰۰۰) آدمی کی ہے۔ اس کے بعد نمبر دار جرمنی کی پانچ لاکھ بانوے ہزار (۵۹۲۰۰۰) فرانس پانچ لاکھ پچپن ہزار (۵۵۵۰۰۰) اسٹریا تین لاکھ تیئس ہزار (۳۲۳۰۰۰) اٹلی دو لاکھ پچپن ہزار (۲۵۵۰۰۰) انگلستان دو لاکھ دس ہزار (۲۱۰۰۰۰) سلطنت عثمانیہ ایک لاکھ دس ہزار (۱۱۰۰۰۰) اور سپانیہ ایک لاکھ پینتالیس ہزار (۱۴۵۰۰۰) ہے ✦



روئیداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ میر مجلس۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ لالہ دیویداس صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ مسٹر ایم واٹلی صاحب۔ لالہ شادی رام صاحب۔ پیر غلام محی الدین شاہ صاحب۔ سردار محمد فیاض علی خان صاحب۔ سردار لچھمی سہائے صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ لالہ جگل کشور صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع لودہیانہ +

(واقع ۲۴ ستمبر ۱۸۹۲ء)

نمبر ۱/۱ درخواست برج لال پسر شامل ذات راجپوت محلہ ڈکونتاں شعر نکالنے دروازہ مع رائے ممبر صاحب حلقہ صاحب پریزیڈنٹ کہ اُس کی ذمہ واری پر اجازت دی جاوے +

نمبر ۱/۲ رپورٹ ممبر صاحب حلقہ و سب کمیٹی تعمیرات ظہری درخواست مرزا حسن علی دربارہ ملنے اجازت سایل کو واسطے تعمیر دیوار کے اصلی بنیاد پر +

نمبر ۱/۳ رپورٹ ممبر صاحب حلقہ ظہری درخواست رادہا مل پسر سمبرداس بانیہ محلہ گورجنگی دربارہ ملنے اجازت سایل کو بنا بر تعمیر برآمدہ دکان اصلی بنیاد پر و نیز اجازت رکھنے ملبہ سنہ چھوڑ کر میعادی دو ماہ +

نمبر ۱/۴ رپورٹ ممبر صاحب حلقہ و سب کمیٹی تعمیرات ظہری عرضی رام پرتاپ پسر کانسی رام محلہ ٹبہ پیریاں دربارہ اجازت سایل کو بنا بر تعمیر دیوار و دروازہ مکان اصلی بنیاد پر +

نمبر ۱/۵ رپورٹ ممبر حلقہ و سب کمیٹی تعمیرات ظہری درخواست خواجہ احمد شاہ سوداگر دربارہ ملنے اجازت سایل کو واسطے لگانے چوکھٹہ چوبی چھ فٹ طول اوپر نالی ہیش دروازہ +

تجویز ہوئی کہ حسب رائے ممبر صاحب حلقہ و صاحب پریزیڈنٹ سایل کو نمبر ۱۔ سے ۵ تک اجازت دیجاوے +

نمبر ۲۔ درخواست عید الپسر سپاہی قوم قصاب محلہ لطف شاہ درخواست ملنے زمین قیمتاً بنا بر تعمیر چبوترہ مع رائے سب کمیٹی و صاحب وائس پریزیڈنٹ کہ سایل کو بحساب فی درعہ ایک روپیہ زمین دیجاوے اور سوائے چبوترہ اوکوئی عمارت نہ بنائی جاوے +

تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۱۸۶۔ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء اس زمین کو میونسپل حقدار کے ہاتھ فروخت کرسکتی ہے۔ سید غلام محمد صاحب ممبر فرماتے ہیں کہ بموجب دفعہ فقرہ نمبر ۱۵ دفعہ ۱۸۴ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء جبتک گورنمنٹ قواعد نہ مرتب کرے کمیٹی کو ایسی زمین کا اختیار نہیں۔ کمیٹی نے دفعہ ۸۶۔ کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ دفعہ ۸۶ کسی قواعد یا منظوری کی محتاج نہیں بذات خود ہی بابل لازمی ہے لہذا تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی تعمیرات منظور کی جاوے اور سایل کو زمین قیمتاً بحساب فی درعہ ایک روپیہ دیجاوے +

نمبر ۳۔ رزولیوشن نمبر ۳۴ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۹۲ء دربارہ ملنے اجازت تعمیر چھپتہ محمد بخش کتب فروش کو معہ نقل رزولیوشن نمبر ۲۰ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۸۹۲ء +

تجویز ہوئی کہ چھپتہ کی اجازت کا دیا جانا نامنظور کیا جاوے +

نمبر ۴ کاغذات دربارہ تعمیر کرنے مکان بلا اجازت مسمی گلابا معمار محلہ معماراں مع کاغذات متعلقہ +

تجویز ہوئی کہ چونکہ اس مقدمہ میں بوجہ نہ ہونے شارع عام کے کمیٹی کی دست اندازی نہیں ہے کوئی کارروائی منجانب کمیٹی نہ کی جاوے +

نمبر ۵۔ رزولیوشن نمبر ۱۸ مورخہ ۲۱۔ جولائی ۱۸۹۲ء ظہری رپورٹ سید غلام محمد صاحب مع رپورٹ سررشتہ کہ تا حال کسی ممبر صاحب کی رپورٹ نہیں آئی +

تجویز ہوئی کہ جلسہ آیندہ تک ملتوی رہے +

نمبر ۶ رپورٹ سید غلام محمد صاحب ممبر دربارہ مرتب کئے جانے قواعد کفن دفن و ضمن محصول چونگی وغیرہ مع کیفیت اہلمد بدیں مضمون کہ قواعد زیر ایکٹ کہنہ پہلے سے جاری ہیں اگر کمیٹی ایکٹ جدید کے مطابق قواعد بنانا چاہے تو اختیار کر

تجویز ہوئی۔ ایک سب کمیٹی جس میں مسٹر ایم واٹلی و سید غلام محمد صاحب و مولوی محمد حسن صاحب شامل ہوں مقرر ہو کر اپنی رائے سے کمیٹی کو مشکور فرماویں +

نمبر ۷ رزولیوشن نمبر ۳۰۔ مورخہ ۱۲۔ جولائی ۱۸۹۲ء دربارہ تعمیر پاخانہ روشن راجپوت جو قریب چاہ تعمیر ہوا ہے +

تجویز ہوئی کہ صاحب سول سرجن بہادر سے اسبارہ میں رائے لی جاوے +

نمبر ۸۔ رپورٹ سب کمیٹی ظہری عرضی لالہ منسارام ساہوکار دربارہ اس کے کہ کسی شخص کو مقرر کیا جاوے جو لالٹین گھاٹ پر نوکر رکھا جاوے +

تجویز ہوئی کہ عملہ روشنی کے ذریعہ سے روشن کی جاوے +

نمبر ۹۔ کاغذات نیلام گھاٹ کوڑہ برساتی از ابتدا جولائی ۱۸۹۲ء لغایت اکتوبر ۱۸۹۳ء بنا بر چار ماہ بمقابلہ پانصد روپیہ

تجویز ہوئی کہ رپورٹ منظور کی جاوے +

نمبر ۱۰۔ رپورٹ اوورسیر میونسپل ظہری عرضی داروغہ صفائی کہ چاہ نمبر ۱۔ کے جو ڈونگا ہنڈل ٹوٹ گئے ہیں وہ یہاں مرمت نہیں ہوسکتے +

تجویز ہوئی کہ چرسہ لگایا جاوے +

نمبر ۱۱۔ عرضی داروغہ صفائی برائے خرید کئے جانے فینائل آٹھ گیلن میزان تخمینہ تعدادی ص بحساب فی گیلن ؏ +

تجویز ہوئی کہ خرید فینائل بذریعہ سب کمیٹی صفائی منظور کی جاوے +

نمبر ۱۲۔ عرضی داروغہ صفائی مصدقہ سب کمیٹی صفائی دربارہ ایزادی فرمائی جانے دس کس خاکروب تا موسم برسات +

تجویز ہوئی کہ موسم برسات ختم ہوگئی ہے رپورٹ نامنظور کی جاوے +

نمبر ۱۳ ۔ عرضی داروغہ صفائی مصدقہ سب کمیٹی صفائی دربارہ درستی پردہ ہائے پاخانجات و خرچ عـــہ/۱۰
تجویز ہوئی کہ رپورٹ منظور کی جاوے ۔

نمبر ۱۴ ۔ رپورٹ میونسپل اوورسیر شہری اطلاعنامہ موہن لال کے نام بدوسے مرمت نالی کرائی جاوے جو سائل نے طبیہ اپنا کھکر توڑ دی ۔
تجویز ہوئی کہ نالی شکستہ موہن لال سے بنوائی جاوے ۔

نمبر ۱۵ ۔ رپورٹ مرزا امام الدین انسپکٹر مذبوحی خانہ دربارہ نیلام استخوان ہائے مذبوحی خانہ شرقی و غربی بمقابلہ صہ [illegible] بخش [illegible] کرائی جانے زر نیلام جمع خزانہ ۔
تجویز کہ رپورٹ منظور کی جاوے ۔

نمبر ۱۶ ۔ رپورٹ میونسپل تحصیلدار دربارہ نیلام [illegible] نے لنٹ ہائے و صندوق خالی بمقابلہ عــہ/۱۰ وکرائے جانے زر نیلام جمع خزانہ ۔
تجویز ہوئی کہ رپورٹ منظور کی جاوے ۔

نمبر ۱۷ ۔ کاغذات واپسی نانک چند ٹھیکیدار مع چٹھی جناب صاحب کمشنر بہادر ۔
تجویز ہوئی کہ سید غلام محمد ہوسٹر وائس صاحب و مولوی محمد حسن صاحب سب کمیٹی مقرر ہو کر رائے پیش کریں ۔

نمبر ۱۸/۱ رپورٹ میونسپل تحصیلدار دربارہ نہ لکھانے اموات امام بخش سقہ و دائر کرنے نسبت مسماۃ مہرو و مہر محلہ و خاکروب ۔
حسب دفعہ ۱۸۶ میونسپل ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء میونسپل تحصیلدار کو اختیار دیا جاوے کہ نسبت مسماۃ مہرو مقدمہ بصیغہ فوجداری دائر کرے ۔

نمبر ۱۸/۲ رپورٹ میونسپل تحصیلدار دربارہ نہ لکھانے اموات و پیدایش پسر ضامن شاہ و رائے صاحب پریزیڈنٹ دربارہ دائر ہونے مقدمہ نسبت احمد شاہ خان ڈاکٹر ۔
حسب منشاء دفعہ ۱۸۶ میونسپل ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء میونسپل تحصیلدار کو اختیار دیا جاوے کہ نسبت احمد شاہ خان مقدمہ بصیغہ فوجداری دائر کرے ۔

نمبر ۱۹ ۔ چٹھی انگریزی گرنیفیلڈ صاحب بطلب مبلغ ملنے روپیہ وظیفہ و مع کاغذات متعلقہ ۔
تجویز ہوئی کہ بار ملنے کسی دیگر مد سے منتقل ہو کر دیا جاوے آیندہ سال کے بجٹ میں عــہ ماہوار وظیفہ درج کیا جاوے ۔

نمبر ۲۰ ۔ رپورٹ سب کمیٹی صفائی شہری درخواست داروغہ صفائی دربارہ اس کے کہ حسب رپورٹ اوورسیر شہر منہائے ہر ٹ نمبر ۳ میں سے ایک تھنڈ نکالا لگائی جاوے ۔
تجویز ہوئی کہ رپورٹ اوورسیر منظور کی جاوے ۔

نمبر ۲۱ ۔ کاغذات جن کا روپیہ بسبب ضروری ہونے کے دیا گیا ۔

نمبر ۲۱/۱ طلبانہ سلطانی واجیرو و مسماۃ منگتی ۔ ۱۲ / ۱
نمبر ۲۱/۲ خرچ دوائی شفاخانہ ۔ معہ / ۱۳ / ۶ پائی
نمبر ۲۱/۳ قیمت تخم تلی ۔ غـــعہ / ۱ /
نمبر ۲۱/۴ طلبانہ دیوان سنگھ و امی و نظام الدین ۔ ۴/۱
نمبر ۲۱/۵ قیمت چھپوائی پرچہ اجازت دو ہزار ۔ صہ
نمبر ۲۱/۶ بابت نبل کروسین ۔ عــہ / ۱۰ / ۹ پائی
نمبر ۲۱/۷ قیمت رسالہ صنعت ۔ عــہ / ۱ / ۹ پائی
نمبر ۲۱/۸ خرید کتب صہ /
تجویز ہوئی کہ رقومات خرچ شدہ منظور کی جاویں ۔

نمبر ۲۲ ۔ کاغذات صفائی کرائی جانے مکان سگریخانان خانساماں برائے اطلاع ۔
اطلاع ہوئی ۔

نمبر ۲۳ ۔ کاغذات اجرائے نوٹس ۔

زیر دفعہ	موقع	نام

نمبر ۲۳/۱ رکن الدین خان ۔ احاطہ سردار علی محمد خان ۱۵۴ ۔
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۵۴ ۔ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام رکن الدین خان واسطے صفائی زمین گرد نواح چاہ و پاخانہ جاری کیا جاوے ۔

نمبر ۲۳/۲ محمد اعظم نقل نویس بابت سڑک شفاخانہ زیر دفعہ ۱۶۰ ۔
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۶۱ ۔ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء نوٹس بنام محمد اعظم نقل نویس میعادی ایک ماہ واسطے بر آمدگی پانی بارش زمین ملکیت خود سے جاری ہو ۔

نمبر ۲۳/۳ کانشی رام محلہ اقبال گنج زیر دفعہ ۱۵۱ ۔
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۵۲ ۔ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ واسطے اوٹھائے جانے لکڑی نالی سڑک سے بنام کانشی رام جاری ہو ۔

نمبر ۲۳/۴ اودھو رام پٹواری محلہ بلوچاں زیر دفعہ ۹۲ و ۹۴ ۔
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۹۲ و ۹۴ ۔ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء نوٹس بنام اودھو رام پٹواری واسطے دور کرنے چھجہ تعمیر کردہ خود خلاف اجازت و اوٹھانے مٹی جو بطور چبوترہ ڈالی ہے میعادی ۳ یوم جاری ہو ۔

نمبر ۲۳/۵ راماں ولد صاحبہ بانیہ ۔ جوالا شیر فروش و نبیا پسر ماموں ۔ مہرو پسر ڈھیرا درزی ۔ سرائے بیج زیر دفعہ ۱۲۸ ۔
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۲۸ ۔ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی یکماہ بنام میرو و راماں و نبیا و جوالا واسطے گرانے یا مرمت کرنے دوکانات جو گرنے والی ہیں جاری ہوں کہ ان کو گرا دیا مرمت کرو ۔

نمبر ۲۳/۶ عیدو خاکروب محلہ سیدان زیر دفعہ ۱۵۲
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۵۲ ۔ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء نوٹس بنام عیدو خاکروب جاری ہو کہ ملبہ کو اندر میعاد ایک ہفتہ کے اوٹھا دے ۔

نمبر ۲۳/۷ دولت رام پسر ڈنی چند محلہ جدید زیر دفعہ ۱۵۲
نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام دولت رام واسطے اوٹھانے ملبہ کے زیر دفعہ ۱۵۲ ۔ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء جاری ہو ۔

(باقی آیندہ)

پنجاب ریلجس بک سوسائیٹی انارکلی لاہور

فہرست کتب جو عام بائیبل خوانوں بائیبل ٹیچروں اور سنڈے سکول کے کار بردار

گیت و بھجن

مزامیر و محامد	اُردو	ا ر
ہندوستانی کلیسیا کی گیت کی کتاب	اُردو رومن	۵ ر
گیت کی بڑی کتاب	"	۱۰ ر و ۱۲ ر
گیتاولی	"	۳ ر و ۴ ر
گیت مالا اُردو ۰ ر غذائے روح اردو		۸ ر ۱۲ ر
سنڈے سکول کی گیت کی کتاب	اردو رومن	۰ ر
راحت دل اُردو رومن و پنجابی منشی جمت مسیح صاحب		۲ ر و ۳ ر

سوال و جواب

بائیبل کے سوال و جواب کی کتاب	اُردو	۲ ر
دینی سوالات معہ جوابات آیات کلامی	"	۰ ر
دین کی بابت سوال و جواب	"	— ر
کلیسیا کے سوال و جواب اُردو پنجابی		۰ ر
سوال و جواب اور گیت	اُردو	— ر
سوالات علم الٰہی	"	ا ر

خاص آیتیں

تسلی بخش آیات اُردو ۰ ر - آیات نتیجہ	اُردو	— ر
کلام اللہ	" مترجمہ منصف شیر سنگھ صاحب	۸ ر
خاص آیتیں	"	۰ ر
منتخبات بائیبل	"	۲ ر

یہہ کتابیں بائیبل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہیں - اس کے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں اور بائیبل مختلف زبانوں انگریزی اُردو ہندی پنجابی وغیرہ میں موجود رہتی ہیں - خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہیے +

اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائیٹی

انارکلی لاہور

اِشتہار

ایک عیسائی کی ضرورت ہے کہ جو پرائمری ڈیپارٹمنٹ میں ہیڈ ماسٹری کا کام کر سکے - پر یہہ ضرور ہے کہ درخواست کنندہ انٹرنس پاس ہو - تنخواہ مبلغ ۲۵ ر ماہوار اور مکان رہنے کو مفت ملے گا - درخواست جناب پرنسپل صاحب سینٹ سٹیفنز ہائی سکول دہلی کی خدمت میں بھیجنی چاہیے +

(مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۹۲ء)

اِطلاع

ناظرین اور نامہ نگاران نورافشاں پر واضح ہو کہ یکم مارچ ۱۸۹۲ء سے میں اپنی خدمت یعنے اسسٹنٹ اڈیٹری اخبار ہذا سے مستعفی ہو گیا ہوں - آیندہ کو اخبار کے متعلق جو کچھہ خط و کتابت ہو مینیجر نورافشاں لودہیانہ کے نام پر کریں - صرف پرائیویٹ خط و کتابت میرے نام پر کریں +

(پادری) حسن علی سفیر

لودہیانہ مشن کمپونڈ

اِلتماس

بخدمت مسیحیان ہند

آپ کی کوئی ایسوسی ایشن ہے جس کے ذریعہ سے آپ کا وجود ظاہر ہو یا آپ کی خواہشیں گورنمنٹ کی خدمت میں پہنچ سکیں - سب لوگ لارڈ ہالگن کی خدمت میں ایڈرس دے

رہے ہیں - یہاں تک کہ پورشین نے بھی اپنے آپ کو پیش کیا مگر مسیحی اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرتے - کب تک آپ غفلت کی نیند میں رہیں گے

الراقم

خیرخواہ

مبارکباد!

ہم بڑی خوشی سے یہہ خبر درج اخبار کرتے ہیں کہ رلیے میاداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور کی شادی مسز انعم ساتھی مسٹر اسسٹنٹ کمشنر کی دختر نیک اختر کے ساتھہ ۳ مارچ ۱۸۹۲ء بمقام امرتسر بڑی دہوم دھام سے ہوئی - ہماری یہہ دعا ہے کہ یہہ شادی مبارک ہو اور خداوند کی خوشنودی اُنکے شامل حال ہو +

لودیانہ

مسٹر ڈبلیو - ایف - ایل مین صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لودہیانہ نے ۲۰ - اپریل سے ایک سال کی فرلو لی ہے +

ہفتہ زیر اشاعت میں دو تین روز تک ابر و باراں نے اپنا رنگ جمایا لیکن اب مطلع صاف ہے موسم بہار اپنی بہار دکھلا رہی ہے - زیادہ بارش کی ضرورت نہیں ہے +

رپورٹ حیات ممات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحت رو بترقی ہے +

تعداد پیدایش ۳۳ - تعداد اموات ۱۷ +